

مَنْ وَ سَلَوٰے

(از جناب مولانا عبد اللہ العماوی)

چند سال ہونے سے ادبی دنیا، (لاہور) میں "من و سلوے" کے متعلق بحث چھڑی تھی، اللہ آباد کے پروفیسر نعیم الرحمن اور نجا کے ایک پیشواے جماعت نے "ابن الفارسی" کے نام سے طویل و عریض افادہ فرماتے تھے، جی چاہتا ہے آج اسی "من و سلوے" سے امتنان اور اسی "سلوے" سے تسلی حاصل ہو، یہ بنی اسرائیل کے زمانہ کی بات تھی، آج ذوق توحید کیوں اس سے لذت یاب ہو؟

(۱)

سورہ بقرہ میں بنی اسرائیل سے خطاب ہے :-

(۱) ہم نے تم پر ابر کو سایہ کستر بنایا

وَ ظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ

(۲) ہم نے تم پر من و سلوے اتارا

وَ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّٰ وَ السَّلْوٰ

(۳) ہم نے جو پاک رزق تمہیں دیا ہے تمہیں سے کھاؤ۔

كُلُوْ مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ

(۴) ان لوگوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا۔

وَ مَا ظَلَمُوْا

(۵) یہ تو خدا اپنے آپ پر ظلم کر رہے تھے۔

وَ لَا يَكُنْ كَآذِ الْقٰسِيْنَ

یہاں "من و سلوے" سے کیا مراد ہے؟ مفسرین نے ان گنت تاویلیں کی ہیں اور کیا کچھ روایتیں لکھی ہیں، دیکھنا یہ ہے کہ عرب اس کا مفہوم کیا سمجھتے تھے؟ جاہلیت کے مشہور سخن گو "امیہ بن ابی الصلت" نے یہی داستانِ ظلم کی ہے جس میں دکھایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب دیکھا کہ بنی اسرائیل "تیم" میں تباہ ہو رہے ہیں تو ان کو "من و سلوے" کی نعمت دی، یہ کیا چیز تھی؟ وہ اس کو یوں ظاہر کرتا ہے :-

فَرَأَى اللَّهَ أَكْفَمًا مَضِيعًا
 فَنَاهَا عَلَيْهِمْ، غَادِرَاتٍ
 وَلَا بَدِي مَزْرَعٍ وَلَا عَقْمُورًا
 وَبِرِي مَزْفَحٍ خَلَايَا وَخَوْرًا
 عَلَا نَاطِقًا وَمَاءً فَرَاتًا
 وَحَلِيْبًا ذَا بَهْجَةٍ مَزْمُورًا
 ناطف:- رواں و تیاں حلیب مزورہ صافی و نلال۔

امیہ کی رائے میں من و سلوی، رفیق شہد اور اس کا صاف پانی تھا۔

اس سے کم انکم اتنا تو اندازہ ہو سکتا ہے کہ من و سلوی کے جو معنی ہماری تفسیر میں مبسوط ہیں، عہد جاہلیت میں یہ معنی نہ تھے۔ بلکہ اس زمانہ میں اس کا کچھ اور ہی مطلب سمجھتے تھے۔

(۲)

علمائے محدثین کی تحقیق ملاحظہ ہو:-

”من“ کی تشریح میں مفسرین کی عبارتی قریب قریب اور بلیغ جلتی ہیں کسی مفسر نے ”من“ کی تفسیر کھانگی چیزوں کی ہے اور کسی نے پینے کی چیزوں سے۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ حقیقت کیا ہے، لیکن ظاہر معنی تو یہ ہیں کہ ”من“ سے ہر ایسی نعمت مراد ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے ان کو ممنون فرمایا تھا، مثلاً کھانا، پانی

ان عبارات المفسرین متقار بہ فی شرح المون، فمنهم من فسره بالطعام ومنهم من فسره بالشراب والظاہر۔ واللہ اعلم۔ اذہ کل ما امنن اللہ بہ علیہم من طعام و شراب وغیر ذلک و قال یس لہم فید عمل ولا کد لہ

وغیرہ تمام وہ چیزیں جن میں خود ان کے عمل و کوشش و محنت کو ذرا بھی دخل نہ تھا لہ

اس کی تائید امام بخاری کی اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جو سعید بن زید سے مروی ہے، قال قال

لہ تفسیر ابن کثیر (علی ہاشم فتح البیان) طبع بلاق، مصر، سنہ ۱۳۰۰ھ - ۱۶۱۱ھ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: الکماۃ من الملق، وماؤها شفاءٌ للعین، یہ حدیث بہت ہی ٹھوڑے لفظی اختلاف سے بیشتر محدثین اور خصوصاً اصحاب صحاح نے روایت کی ہے، اس میں نقطہ بحث یہ ہے کہ منق، جر بنی اسرائیل پر نازل ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کماۃ، کو بھی آئی یہی شامل فرماتے ہیں کیوں؟ اس لیے کہ:-

(۱) منق وہ نعمت ہے جو منونیت کا باعث ہو۔

(۲) کماۃ میں بھی شفا کی خاصیت ہے، آشوب چشم والے اس کے منت پذیر ہیں۔

کماۃ:- وہ برساتی روئیدگی جسے عوام حقیری کہتے ہیں، ہماری مجلس مصطلحات نے اس کا نام "فطر" رکھا

ہے، کہ یہی قدیم عربی نام ہے۔

(۳)

در سلویٰ کے کیا معنی ہیں؟ اسرائیلیات میں پرنے کی ضرورت نہیں، دیکھتا یہ ہے کہ "سلویٰ" کے

معنی عرب کیا سمجھتے تھے عہد جاہلیت کا شہرہ آفاق شاعر "ہذلی" کہتا ہے

وقا سمها باللو جھداً لراً نتم

الذمن السلوی اذا ما شورھا

اس میں سلویٰ کے معنی شہد کے ہیں۔

قال القرطبی: الموترج احد علماء اللغۃ

والتفسیر قال انہ (ای السلوی) العسل

و استدل ببیت الحمذلی هذا و ذکر

انہ كذلك في لغته كنانہ لا نر لیلی به

ومنہ عین سلوان سلہ

علامہ قرطبی کہتے ہیں متع جولفت عرب تفسیر قرآن کے عالم تھکا

بیان ہے کہ سلویٰ شہد کو کہتے ہیں ہذلی کے اسی شعر سے انھوں نے

بھی استدلال کیا ہے کہ قبائل کنانہ کی زبان میں سلویٰ کے معنی شہد

کے ہیں کیونکہ شہد الیسی چیز ہے جس سے تسلی ہوتی ہے وہی بنا ہے

ایک چشمہ کا نام بھی سلوان پڑ گیا، یعنی تسلی بخش چشمہ سلہ

۱۰۱۶۴

قرطبی کے استدلال میں ایک جھلک اس کی بھی ہے کہ سلوے کے اصل معنی تسلی کے ہیں جو چیز میں تسلی بخش ہوں وہ بھی اسی میں آجائیں گی، سلوانہ میں بھی اسی تسلی کا مفہوم ہے :-

شربت علی سلوانہ ما عروضا نہ فلا وحبید العیش یا محی لا اسلو

ایک دوا کا نام "سلوان" تھا اور ایک چڑیا کو "سلواۃ" کہتے تھے :-

وانی لتعرفی لذ کواک ہتر ۱ کما انتقض السلواۃ من بلل القطر

تسلی ہی کا مادہ سب میں ہے اور یہی اصل معنی ہیں -

(۴)

امام راغب صہبانی اسی لفظ "سلوی" کی تفسیر کرتے ہیں :-

اصلا ما یسلی الانسان ومنه السلوان والتسلی، قیل السلوی طائر۔

اصل میں سلوی وہ چیز ہے جس سے انسان کو تسلی پہنچا
سلوان اور تسلی کا اشتقاق اسی سے ہے، اپنی ضعیف

قول یہ بھی ہے کہ سلوی ایک چڑیا ہے -

پھر لکھتے ہیں :-

واصل السلوی من التسلی، یقال سلیت عن کذا، و سلوت عنہ، و تسلیت اذا زال عنک محبتہ ۱

سلوی کی اصل تسلی ہے، دل سے جب کسی کی محبت جاتی
رہی اور اس کی جانب سے تسلی آگئی تو محاورہ میں
"سلیت عندہ و سلوت عنہ" اور "تسلیت" کہتے ہیں

"من"، اور "منت" کا مادہ ایک ہی ہے، منت کی توضیح کی ہے :-

المنتۃ النعمۃ الثقیلہ ۱ منت بجماری نعمت کو کہتے ہیں ۱

پھر بلقب "قیل" فرماتے ہیں، جاگ چہ قرین کے لیے ہو مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ امام راغب ایک ہی صحت خیال ہیں

المن و السلویٰ کلّما اتّسارۃ الی صا
 النور اللہ بہ علیہم، وھما بالذات شیء
 واحد، لکن سماؤا متّاجبتانہ امتن
 بہ علیہم، وسماء سلویٰ من حیث انہ
 کان لھم بہ التسلی لہ۔
 اُن کے لیے وجہ تسلی تھی۔

(۵)

اب علمائے عربیت و قدماے ادب کی تصریح ملاحظہ ہو:-

قال الزّجاج: جملة المنّ فی اللّغة صائمۃ
 اللّٰہ عزوجل بہ تمامًا تعب فیہ ولا نصب
 لہنّیں "من"، ہیں جو بغیر کسی سخت برشتفت و کہہ و کادش کے اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمائی ہیں۔

وقیل: صامت اللّٰہ بہ علی عبادہ
 یہ معنی بھی بیان کئے گئے ہیں کہ اللہ نے اپنے بندوں
 پر جو احسان کیا ہو وہ "من" ہے

وقال ابو بکر: قال المفسرون
 المنّ التّرجمین و السلویٰ السمانی قال
 و السلویٰ عند العرب العسل و الشد
 کتاب الجہرہ کے مصنف ابو بکر بن درید نے بیان کیا
 کہ مفسرین نے "من" کے معنی ترجمین اور "سلویٰ"
 کے "سمانی" (چڑیا) لیے ہیں، لیکن عرب میں تو
 سلویٰ شہد تھا، جس کی سند یہ ہے:-

لوا بصراً لمنّ و السلویٰ صکا کفم

ما البصر لنا سرّ طعماً فیہم مجحاً

حقیقت یہ ہے کہ اس مادہ کے تمام مشتقات تسلی بخش ہیں، یعنی تسلی کا مفہوم سب میں ہے۔ کہتے ہیں

کہتے ہیں :- ہونی سلوۃ من العیش، ای فی رخاۃ

راعی :- آخر سلوۃ مَسَّی بہ اللیل المالح،

ابودؤیب :- علی ان الفتی الخثمی سَتَّی

بنصل السیف غیبة من یخیب

روہ :- مسلم ما انسا ک ما حیث لو اشرب سلوان ما سلیت ما بی غنی عنک وان غنیت

ابن بری :- جعلت لعراف الیامۃ حکمہ و عراف نجد ان ہما شفیانی

فما ترکا من رقبۃ لیلما فہما و لا سلوۃ الا بھما سقیانی

قال الفارسی :- الساوی کل ما

ابوعلی فارسی کا بیان ہے کہ جو چیز تھیں تسلی دے

ساک و قیل للعسل لا تَسْتَلِیْکَ بجد و تہ

وہی سلوی ہے، شہد کو بھی اسی لیے سلوی کہا گیا

و ثانیۃ عن غیرہ ما تلحقک فیہ مؤنۃ

ہے کہ اس کی تلاوت تسلی بخش ہے اور بغیر رحمت

الطیح و غیرہ من انواع الصناعتۃ

کے حاصل ہوتی ہے کہ نہ اس میں پکانے کی مشقت ہے

اور نہ کسی دوسری قسم کی صنعت کا بخل ہے ۔

مراۃ شنوی

جناب قاضی تلمذ حسین صاحب ایم۔ اے رکن دارالترجمہ

شنوی مولانا روم

کا بہترین ایڈیشن جس میں شنوی شریف کے منتشرہ مضامین کو ایک سلسلہ کے ساتھ اس طور پر مرتب کیا گیا ہے کہ پڑھنے والا مولانا کے عباد اور ان کی تعظیم کا بڑی آسانی سے سمجھتا پایا کرے اور کس اور کس پر نہیں بھی میں جن کی مدد سے آپ حسب منشا جو پانچ کمال سکتے ہیں ایک بسیط قرینہ بھی ملتی ہے

غرض اس کتاب نے شنوی شریف سے فائدہ اٹھانے کے لیے ایسی ہمواری کر دی ہے کہ ہر شخص بڑی آسانی سے کتاب کے مطالب پر عبور کر سکتا ہے۔ کاغذ بہت سستا

طباعت بہترین جلد نہایت اعلیٰ قیمت سے لکھنؤ سکسٹھ انگریزی لکھنؤ سکسٹھ عثمانیہ دفتر ترجمان القرآن سے طلب فرمائیے